دولــة الإمـارات العـربيّة المتّحـدة
الهيئة العامّة للشؤون الإسلاميّة والأوقاف

الجمعة: ١٨ جُمادى الأُولى ١٤٣٧ھ
الموافق: ٢٦/ ٢/ ٢٠١٦م

# نماز کی معرفت وآداب

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى سَيّد الأَنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإِحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوْذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمنِ الرَّحِيْم.

حضور پرنُور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللَّهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

## طہارت کی شرائط واَحکام

عزیزانِ محترم! طہارت، نَجاست وناپاکی کی ضِد ہے، اس کا معنی پاکیزگی ہے، پاکیزگی اہلِ ایمان کا شِعار اور اللہ کے برگزیدہ وپسندیدہ بندوں کی علامت ہے، بنا پاکیزگی نماز نہیں ہوتی، اسلامی نظامِ حیات میں طہارت وپاکیزگی کے عنصر کو جس شَدّ ومَد سے اُجاگر کیا گیا ہے، اس طرح سے کسی اَور دِین ومذہب میں نہیں ملتا، وہ صفائی وستھرائی جو شرعی اُصولوں کے مطابق ہو اُسے طہارت کہتے ہیں، اسلام ایک پاکیزہ دِین ہے، جس نے اپنے ماننے والوں کو طہارت وپاکیزگی کا حکم دیا، اور اس کی فضیلت واَہمیّت کو اُجاگر کیا، طہارت دو ۲ طرح کی ہے: ایک وضو کی ضرورت ہو تو وضو کرنا، اور دوسرے غُسل کی ضرورت پر غُسل کرنا۔

نماز کی ادائیگی کے لیے طہارت لازم قرار دی گئی ہے، ارشادِ باری تعالیٰ

ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلاَةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُباً فَاطَّهَّرُوْا﴾[1] "اے ایمان والو! جب نماز کے لیے کھڑے ہونا چاہو، تو اپنا منہ اور کُہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھولو، اور اپنے سَروں کا مسح کرو اور ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھولو، اور اگر تمہیں نہانے کی حاجت ہو تو خُوب پاک صاف ہولو"، تو معلوم ہوا کہ اسلام طہارت وپاکیزگی کو پسند فرماتا ہے، اس دِین نے جہاں فکر وعقیدہ کی آلائشوں سے پاک وصاف رہنے کی تاکید کی، وہیں ظاہری طہارت اور لباس وبدن کی پاکیزگی پر بھی زور دیا ہے، طہارت وصفائی کے لیے پانی، بدن اور کپڑوں کا نَجاست وگندگی سے پاک وصاف ہونا ضروری ہے، لہٰذا ہم سب کو صفائی ستھرائی کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔

## نماز کی شرائط واَحکام

عزیز دوستو! نماز دینِ اسلام کے اَرکانِ خمسہ میں سے ایک اَہم اور بنیادی رُکن ہونے کے ساتھ ساتھ قُربِ الٰہی کے حصول کا بھی بہترین ذریعہ ہے، نماز ہمارے پیارے نبئ آخر الزمان ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، دُکھوں تکلیفوں سے نَجات دلاتی ہے، مَصائب وآلام میں مؤمن کا ہتھیار ہے، نماز مؤمن کے لیے جنّت کی کنجی ہے، تخلیقِ انسانیّت کا اصل مقصد خالقِ کائنات جَلَّ جَلالُہٗ کی عبادت کرنا ہے، نماز حکمِ الٰہی، سنّتِ رسالت پناہی اور مخصوص اَفعال واَقوال کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عبادت بجا لانے کا نام ہے، اِس کی ابتداء تکبیرِ تحریمہ سے اور اختتام سلام پر

---

(١) پ٦، المآئدة: ٦.

ہوتا ہے، ربِّ کریم نے نماز کی فرضیّت کا حکم بواسطۂ حضرت جبرائیل نہیں، بلکہ عظمت والے نبی سرورِ کونَین جناب محمدِ مصطفی ﷺ کو معراج کی رات آسمان کی بلندیوں پر بُلا کر دیا، ہر مسلمان، عاقل وبالغ، مَرد وعَورت پر دن ورات میں پانچ ۵ نمازیں فرضِ عَین ہیں، خالقِ کائنات جَلَّ جَلالُہ کا ارشاد ہے: ﴿إِنَّ الصَّلاَةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَاباً مَّوْقُوْتاً﴾(۱) "یقیناً نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے"، یعنی ہر نماز کے لیے ایک مقرّر وقت ہے، اسے اُسی وقت میں ادا کرنا لازم وضروری ہے۔

برادرانِ اسلام! نماز وہ عبادت ہے جسے تمام اَعمال میں سب سے عظیم قرار دیا گیا ہے، حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، سرکارِ اَبد قرار ﷺ نے ارشاد فرمایا: «بُنِيَ الْإِسْلاَمُ عَلىٰ خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لاَّ إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ، وَإِقَامِ الصَّلاَةِ، وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالْحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ»(۲) "اسلام کی بنیاد پانچ ۵ چیزوں پر ہے: (۱) اس بات کا اِقرار کہ اللہ تعالی کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، (۲) نماز قائم کرنا، (۳) زکاۃ ادا کرنا، (۴) حجِ بیت اللہ، (۵) اور رمَضان کے روزے رکھنا"۔

نماز دُرست ہونے کے لیے اس کی شرائط کی پابندی بھی ضروری ہے، اگر شرائط میں سے کوئی ایک بھی نہ پائی گئی تو نماز ہوگی ہی نہیں، نماز کی چھ ۶ شرطیں یہ ہیں: (۱) طہارت، (۲) سِترِ عَورت، (۳) استقبالِ قبلہ، (۴) وقت، (۵) نیّت،

---

(۱) پ۵، النسآء: ۱۰۳.

(۲) "صحيحُ البُخارِي" كِتابُ الْإِيْمَانِ، بابُ دُعَاؤُكُمْ إِيْمَانُكُمْ، ر: ۸، صـ۵.

(٦) تکبیرِ تحریمہ[1]۔

حضراتِ گرامی قدر! نماز تمام فرائض اعمال میں نہایت اَہم واَعظم فرض ہے، اِس کے قائم کرنے کی شدید تاکید اور ترک پر سخت وعید آئی ہے، بے نمازی کا نام دوزخ کے دروازے پر لکھا جاتا ہے، حضرت سیّدنا ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرورِ کونَین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ مُتَعَمِّداً، كُتِبَ اسْمُهُ عَلىٰ بابِ النَّارِ مِمَّنْ يَدْخُلُهَا»[2] "جس نے قصداً نماز چھوڑی، اُس کا نام جہنم کے اُس دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے جس سے وہ داخلِ جہنم ہوگا"۔

مصطفی جانِ رَحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ مُتَعَمِّداً فَقَدْ بَرِئَ مِنْ ذِمَّةِ اللهِ وَرَسُوْلِهِ»[3] "جس نے جان بُوجھ کر نماز چھوڑی، وہ اللہ ورسول کے ذِمّہ سے باہر ہے"۔ نماز کی پابندی کرنے والا دنیا وآخرت میں سُرخرو رہتا ہے، مصطفی جانِ رَحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: «مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا، كَانَتْ لَهُ نُوْراً وَبُرْهَاناً وَنَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ»[4] "جس نے نماز کی حفاظت کی، نماز اُس کے لیے قیامت کے دن نُور، دَلیل اور نَجات کا سبب ہے"۔

خود بھی صحیح طَور پر نماز ادا کریں اور اپنے بچوں کو بھی اِس کی تعلیم و تاکید

---

(١) "بہارِ شریعت" حصہ سوم، ص۴۷۵۔

(٢) "كنز العمّال" كتاب الصّلاة، قسم الأقوال، ر: ١٩٠٨٦، ٧/ ١٣٢.

(٣) "شعب الإيمان" ٨- بابُ في حشر الناسِ بعدَما... إلخ، تحت ر: ٢٩١، ١/ ٢٢٢.

(٤) "مسند الإمام أحمد" مسند عبد الله بن عمرو بن العاص، ر: ٦٥٨٧، ٢/ ٥٧٤.

کریں، نبئ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: «عَلِّمُوا الصَّبِيَّ الصَّلاَةَ ابْنَ سَبْعِ سِنِيْنَ، وَاضْرِبُوْهُ عَلَيْهَا ابْنَ عَشْرٍ»[1] "بچہ جب سات ۷ برس کا ہو تو اُسے نماز سکھاؤ، اور جب دس ۱۰ برس کا ہونے پر بھی نہ پڑھے تو مار کر پڑھاؤ!"۔

## باجماعت نماز کے آداب

رفیقانِ ملتِ اسلامیہ! باجماعت نماز ادا کرنا لازم وواجب ہے، ربِ کریم عزّوجلّ نے ارشاد فرمایا: ﴿وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرَّاكِعِيْنَ﴾[2] "نماز قائم رکھو، زکاۃ ادا کرو اور اللہ کے حضور جُھکنے والوں کے ساتھ جُھکا کرو"، یعنی باجماعت نماز ادا کرو۔ باجماعت نماز کا ثواب تنہا پڑھنے سے ستائیس ۲۷ درجہ زیادہ ہے، حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عُمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، اللہ کے حبیب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «صَلاَةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلاَةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً»[3] "باجماعت نماز تنہا پڑھنے سے ستائیس ۲۷ درجہ بڑھ کر ہے"۔

مسجد میں بغیر کسی کو تکلیف دیئے صفِ اوّل میں دائیں ورنہ بائیں طرف نماز ادا کرنے کی کوشش کریں؛ کہ باجماعت صفِ اوّل میں نماز ادا کرنے والوں سے متعلق مصطفی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے: «إِنَّ اللهَ وَمَلاَئِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى

---

(۱) "جامع الترمذي" أبوابُ الصَّلاَةِ، ر: ٤٠٧، صـ١١٠.

(۲) پ۱۲، هود: ١١٤.

(۳) "صحيح البخاري" كتابُ الأَذان، ر: ٦٤٥، صـ١٠٦.

الصَّفِّ الْأَوَّلِ»(۱) "یقیناً اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے پہلی صف والوں پر رَحمت بھیجتے ہیں"۔

صف کے درمیان خالی جگہ نہ چھوڑیں، کندھے ایک سیدھ میں رکھیں، اور پھنس کر بھی کھڑے نہ ہوں، موبائل فون بند کردیں، اُونچی آواز سے تسبیحات وغیرہ پڑھنا، قیام میں پاؤں اور سجدہ میں بازُو زیادہ پھَیلانا، دوسروں کی نماز میں خلل وتکلیف کا باعث ہے، لہٰذا جماعت کے دَوران اِن آداب کا بھی خاص خیال رکھا جائے۔

## نماز میں بعض خطائیں

محترم بھائیو! جب بھی نماز پڑھیں تو نماز کی شرائط، فرائض، واجبات اور سُنّتوں کا خاص خیال رکھیں، اگر کہیں کمی ہو تو نماز کا صحیح طریقہ کسی سے سیکھ کر اس کمی کو دُور کریں؛ کہ آج ہمارے معاشرے میں ایک بڑی تعداد قیام، قرأت، رُکوع، سُجود اور قَعدہ وغیرہ کی صحیح ادائیگی نہیں کرتی۔ جب بھی نماز پڑھیں تو جگہ، کپڑے وبدن پاک صاف کرکے خوشبو لگا کر، قبلہ رُخ کھڑے ہو کر دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھائیں، کہ اَنگوٹھے کانوں کے مقابل ہوجائیں، اُنگلیاں نہ خُوب ملی ہوں، نہ خُوب کھلی ہوں، بلکہ اپنی حالت پر رہیں، ہتھیلیاں قبلہ رُخ ہوں، نیّت کرکے اللہ أکبر کہتے ہوئے ہاتھ اِس طرح باندھیں، کہ دائیں ہتھیلی بائیں کلائی پر ہو، اور بیچ کی اُنگلیاں بائیں کلائی کی پُشت پر، اَنگوٹھا اور چھُنگلیا کلائی کے اَغل بَغل رکھیں، رُکوع میں گھٹنوں کو ہاتھوں سے اِس طرح پکڑیں کہ ہتھیلیاں گھٹنوں پر اور اُنگلیاں خُوب پھَیلی اور کُہنیاں سیدھی

---

(۱) "سنن ابن ماجه" كِتَابُ إقامة الصلاة والسنّة فيها، ر: ۹۹۷، صـ۱٦۹.

رہیں، پِیٹھ بچھی ہو، سَرِ پیٹھ کے برابر ہو، اُونچا نیچا نہ ہو۔

جب رُکوع سے سیدھے کھڑے ہوں، تو اس طرح سجدہ کریں کہ دونوں ہاتھوں کے بیچ میں سَر رَکھ کر پیشانی وناک کی ہڈی جَمائیں کہ زمین کی سختی محسوس ہو، مَرد حضرات بازُو کروَٹوں سے، پیٹ کو رانوں سے، رانوں کو پنڈلیوں سے جُدا رکھیں، اور دونوں پاؤں کی سب اُنگلیوں کے پیٹ زمین پر جَما کر قبلہ رُخ کر دیں، سجدوں کے بعد دائیاں قدم کھڑا کر کے بایاں قدَم بچھا کر اُس پر بیٹھ جائیں، التحیات میں جب أَشْهَدُ أَنْ لَّا پر پہنچیں تو دائیں ہاتھ کے بیچ کی اُنگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنا کر چھُنگلیا اور اِس کے پاس والی کو ہتھیلی سے ملا کر، لفظِ لَا پر شہادَت کی اُنگلی کو بغیر جنبش دیے اُٹھائیں، اور کلمۂ إِلَّا پر گرا کر سب اُنگلیاں سِیدھی کر لیں، تشہد کے بعد دُرود شریف اور دُعا مکمل کرنے کے بعد پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف منہ کر کے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُم وَرَحْمَةُ الله کہیں[1]۔

برادرانِ اسلام! خواتین کو دَورانِ نماز بھی پَردہ کا خُوب اِہتمام کرنا لازم ہے، اتنا باریک کپڑا یا چادَر جس سے بدن چمکتا ہو، یا بالوں کی سیاہی چمکے، وہ ستر و نماز کے لیے کافی نہیں، گھر میں یا کسی محفوظ جگہ پر باپَردہ اِس طرح نماز ادا کریں: "تکبیرِ تحریمہ میں خواتین کے لیے سنّت یہ ہے کہ چادَر کے اندر ہاتھوں کو کندھوں تک اُٹھائیں، اور بائیں ہتھیلی سینہ پر رَکھ کر اس کی پُشت پر دائیں ہتھیلی رکھیں، رُکوع میں صِرف اِتنا جُھکیں کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں، پِیٹھ سیدھی نہ کریں، گھٹنوں پر زور بھی نہ دیں، بلکہ محض ہاتھ رکھیں، اور ہاتھوں کی اُنگلیاں ملی ہوں، پاؤں جُھکے ہوئے

---

(۱) "بہارِ شریعت" حصہ سوم، ص ۵۰۴- ۵۰۶، بتصرف۔

ہوں، مَردوں کی طرح خُوب سیدھے نہ کریں، سجدہ سمٹ کر کریں، یعنی بازُو کَروَٹوں سے، پیٹ رانوں سے، رانیں پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے ملائے رکھیں، سجدے کے بعد دونوں پاؤں دائیں جانب کرکے بائیں سُرین پر بیٹھیں، ہاتھ رانوں پر گھٹنے پکڑے بغیر اِن کے قریب رکھیں"[1]؛ کہ اِس طریقہ میں پردہ زیادہ ہے، لہٰذا اِن اُمور کو ذہن نشین رکھ کر ہمیشہ غلَطیوں سے محفوظ رہا جاسکتا ہے، لہٰذا ہمیں خود صحیح طَور پر نماز پڑھنے اور اپنے اَہل وعِیال کو بھی سکھانے کی کوشش کرنی ہے۔

## صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کا شَوقِ نماز

حضراتِ محترم! صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو دیگر اَعمالِ صالحہ کے ساتھ ساتھ نماز کا بے پناہ ذَوق وشَوق تھا، یہاں تک کہ وہ نُفوسِ قُدسیہ فرائض وواجبات کے ساتھ ساتھ نوافل کی بھی کثرت کرتے؛ کہ یہ وہ اَعمال ہیں جن کے صِلہ اور کرمِ الٰہی کے باعث جنّت میں اعلی مقام ملتا ہے، حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبئ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے حضرت سیّدنا بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرمایا: «يَا بِلاَلُ! حَدِّثْنِي بِأَرْجىٰ عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلاَمِ؛ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ» "اے بلال! مجھے بتاؤ کہ تم نے مسلمان ہونے کے بعد کَون سا ایسا عمل کیا ہے جس پر ثواب کی اُمید سب سے زیادہ ہو؛ کیونکہ میں نے جنّت میں تمہارے چپلوں کی آواز اپنے آگے آگے سُنی ہے"، عرض کی: یارسول اللہ! میں نے کوئی ایسا عمل نہیں کیا جس پر مجھے سب سے زیادہ ثواب کی اُمید ہو، سِوائے اس کے کہ میں دن

---

(١) "ردّ المحتار" كتاب الصلاة، باب ترتيب أفعال الصلاة، ٣/ ٣٤٥.

وراتمیں جب بھی وضو کرتا ہوں، تو اُس تازہ وُضو سے اپنی استطاعت کے مطابق کچھ نماز ادا کرلیتا ہوں "[1]، تو معلوم ہوا کہ جنّت اَعمالِ صالحہ کا بدلہ ہے[2]۔

اے اللہ! ہمیں طہارت ونماز کے شرائط واَحکام پر عمل کرنے، اپنی نماز کی غلطیوں کو دُرست کرکے خشوع وخضوع، ذَوق وشَوق سے پنجوقتہ باجماعت صحیح طَور پر نماز ادا کرنے کی توفیق وہمت اور اِس کی برکتیں عطا فرما، سُستی وکاہلی اور ترکِ نماز سے بچا، اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالی عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما، ہم پر اپنی نعمتوں کی فراوانی اور اِن میں دَوام عطا فرما، اِن کی حفاظت وشکر کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفیٰ کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے وافر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بنا، اے اللہ! متّحدہ عرب اِمارات کے بانی شیخ زاید اور دیگر حکّام کی مغفرت اور اُن پر اپنی رَحمت فرما، شیخ خلیفہ اور دیگر حکّامِ اِمارات کی حفاظت فرما، اِن سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه سيّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيننا محمّدٍ وّعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.

(۱) "صَحيحُ البُخاري" كتابُ التَّهجد، ر: ۱۱٤۹، صـ۱۸٤.

(۲) "نزهۃ القاری شرح صحیح البخاری" كتابُ التهجد، ۳/ ٤۹۷.